روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — ہفتہ ۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۱۹ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء — نمبر ۲۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیت دعا سے تعلق

"انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے تعلق پیدا کیا گیا۔ فرمایا اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کوئی دعا قبول نہیں ہوگی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ابرار کیلئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل بُرے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں بُرائیوں اور بدیوں کیلئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آجاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آ ہی جاتا ہے۔ مگر جذبۂ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل بُرے کاموں سے بیزار اور متنفّر ہو جاتا ہے گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسّر نہیں آتی۔ جب انسان دعا اور عقدِ ہمّت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضلِ الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اُسے کافوری جام پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے۔ اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۵)

نمایاں کامیابی

مکرم کرنل منور احمد صاحب مرزا حال خانیوال کی بچی صادقہ ریحانہ نے اس سال (۱۹۹۲ء) گورنمنٹ کالج برائے خواتین خانیوال سے ایف ایس سی پری انجینئرنگ کا امتحان دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کالج میں پہلی اور ملتان بورڈ کی بچیوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک فرمائے۔

ولادت

محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ و مکرم منیر احمد صاحب رفیق کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فراز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کا پوتا اور مکرم ناصر محمد صاحب سیال و صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

سائیکل ریس میں کامیابی

○ مورخہ ۱۶ ستمبر کو جنگ سپورٹس اور سہراب سائیکل بنانے والے ادارے کے زیر اہتمام آل پنجاب اوپن سائیکلنگ چیمپئن شپ منعقد ہوئی۔ یہ ریس سہراب سائیکل کے ہیڈ آفس شاہراہِ قائدِ اعظم سے جلو پارک اور واپسی پر مینارِ پاکستان پر اختتام پذیر ہوئی۔ سادہ سائیکل ریس میں ربوہ کے تین نوجوانوں نے پوزیشنیں حاصل کیں۔ مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب نے تیسری، مکرم عماد احمد صاحب نے ساتویں اور مکرم مبشر احمد صاحب دسویں نمبر پر آئے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز تینوں نوجوانوں کے لئے مبارک کرے اور مزید ترقیات کا موجب بنائے۔

غریبوں کے غموں میں بھی شریک ہو جائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"خوشیوں میں شریک کرنا اور بات ہے اور کسی کے غم میں شریک ہونا اور بات ہے اور یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ بہت سے امیر ایسے ہیں اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے ہیں جو چندوں کے علاوہ اور دینی خدمات کے علاوہ مسلسل غرباء پر کچھ خرچ کرتے ہیں۔ صدقات کی صورت میں بھی اور ذاتی طور پر اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کے ذریعے بھی۔ اس کو کہتے ہیں اپنی خوشیوں میں دوسرے کو شریک کرنا لیکن غم میں شریک ہونے والا مضمون اس سے کچھ مختلف ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ جب ربوہ میں پہلی مرتبہ میں نے یہ نصیحت کی کہ اس عید میں آپ اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کریں تو ساتھ ہی یہ بھی سمجھایا کہ ان کے گھروں پر بھی جائیں اور ان کے حالات دیکھیں۔ پہلی دفعہ ان لوگوں کو جو ہمیشہ سے نیکی کرنے والے تھے واقعۃً آنکھوں کے سامنے لوگوں کے دُکھ نظر آئے اس قدر مغلوب ہوئے ہیں بعض لوگ کہ مجھے انہوں نے لکھا کہ ہم بتا نہیں سکتے کہ کیسا دُکھ ہم نے محسوس کیا۔ کیسا اپنے آپ کو گناہ گار سمجھا تھا جن گھروں کو ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے کبھی تحفے بھیج دیئے بڑے خوش ہو گئے۔ بہت ان کی خدمت کر دی۔ جب قریب جا کر دیکھا تو کیسی ترسی ہوئی حالت میں ان کے بچوں کو پایا ہے کیسے دکھوں میں ان کو دیکھا ہے۔ ان کے گھروں کی حالتیں دیکھی ہیں اور ہمارے اندر تو ایک انقلاب برپا ہو گیا ہے۔ پس صرف خوشیوں میں شریک نہیں ہونا۔ غموں میں شریک ہونا ہے۔ اور ایک عید میں نہیں بلکہ ہمیشہ آپ بنی نوع انسان کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۹۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

سیلاب کی تباہی

سیلاب کی تباہ کاری نے سارے ملک کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ جانوں کا اتلاف۔ فصلوں کا نقصان۔ املاک کی تباہی۔ یہ سب کچھ اتنا زیادہ ہوا ہے کہ گذشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ میں کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ ہر انسانی کوشش کے باوجود تباہی پھیلی ہے۔ اور اس تباہی کے اثرات دُور رس ہیں۔ کل جو اس کے نتائج سامنے آئیں گے۔ وہ بھی تباہی کا منہ کھولے ہوئے ہیں۔ انسانی کوشش جیسی کیسی بھی ہوئی کی گئی۔ اور کی جا رہی ہے لیکن آسمانی آفات کے سامنے بند باندھنا انسان کی استطاعت سے باہر ہے۔ بارش اور سیلاب دونوں انسانی طاقت سے روکے نہیں رُکتے۔ بارش کو کوئی کس طرح روکے۔ ہوگی تو ہوگی ہی۔ اور جتنی ہونی ہے اس سے ایک بُوند بھی کم نہیں کی جا سکتی۔ گھنٹوں، دنوں پانی برستا ہے تو انسان بیچارہ اپنی بیچارگی کے عالم میں صرف دیکھ ہی سکتا ہے۔ کر کچھ نہیں سکتا۔ سیلاب کا ریلا آ جائے تو بڑا بند باندھئے وہ اسے توڑ کر نکل جائے گا اور بعض اوقات تو بند ٹوٹ جانے سے ریلے کا زور اور بھی بڑھ جاتا ہے اور نقصان کی مقدار بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

ان بارشوں اور سیلاب میں ہزاروں جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ اربوں روپے کی کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ گاؤں کے گاؤں خس و خاشاک کی طرح بہ گئے ہیں۔ کوئی بات بھی روکے رُک نہیں سکی۔ یہ سب کچھ فطرت اور قدرت کی شہ زوری کی منہ بولتی دلیل ہے۔ اور انسان کی بے بسی کا ثبوت۔

ایسے میں ہم کیا کریں۔ جو کچھ بھی کر سکتے ہیں کریں۔ اور وہ کر بھی رہے ہیں۔ سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کریں۔ جہاں تک انہیں بچایا جا سکتا ہے بچائیں۔ جہاں انہیں قیام کی جگہ دی جا سکتی ہے دیں۔ اپنے گھروں کے دروازے کھول دیں۔ اپنی مال و دولت کی جھولیاں ان کے آگے اُلٹ دیں اور پھر جلد از جلد ان کو ان کے اپنے علاقوں میں آباد کریں۔ گھر تو بہت سے نئے ہی بنانے پڑیں گے۔ اپنے اپنے علاقوں میں یہ لوگ واپس چلے جائیں تو گھر بھی بن جائیں گے۔

اس کے علاوہ ایک اور کام بھی کرنے والا ہے اور وہ ہے دعا۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ بارش بھی اور سیلاب بھی۔ وہ چاہے تو ایک دم میں سب ٹھیک ہو جائے۔ وہ چاہے تو تباہی بھی کم ہو اور تباہی کے اثرات بھی۔ اگرچہ قدرت اپنا راستہ اختیار کرتی رہتی ہے۔ لیکن دعا ایک زبردست ہتھیار ہے۔ آئیے ہم سب دعا کریں۔ اور خشوع و خضوع سے دعا کریں۔

سیلاب زدہ لوگ ہیں آفات کے مارے
لُٹ پِٹ کے بھی حیرت ہے کہ ہمّت نہیں ہارے
اللہ کرے پھر انہیں آباد گھروں میں
کب تک یہ رہیں گے یُونہی اَوروں کے سہارے

ابوالاقبال

لوگ ملیں تو لگ جاتے ہیں باتوں کے انبار
میری خاموشی چُن دیتی ہے بس اِک دیوار

ایک ہی رستہ، ایک ہی منزل، میرے ساتھ چلو
اِک دُوجے کے ہاتھ میں ہاتھ، اور اِک جیسی رفتار

راہ کے کانٹے پاؤں کے چھالوں سے پیاس بُجھائیں
پاؤں کے چھالوں کی بھی اُمّید ہے اِک اِک خار

اُونچے بام و دَر کے لوگ سجائیں اپنے گھر
میرے جیسے لوگوں کے حُجروں کا کیا معیار

تیرا ایک اشارہ بھر دیتا ہے میرا دامن
مَیں ہوں تیرا عاجز بندہ، تُو میری سرکار

تُجھ سے باتیں کرتے کرتے مَیں نے رات بِتائی
دن کی بیداری سے بڑھ کر دل رکھّا بیدار

سُنتا ہوں کہ لوگ نشے سے ہو جاتے ہیں مست
مَیں تو تیرا نشہّ کر کے اور ہُوا ہشیار

اپنی بات سُنا کر مجھ کو تم رکھّو خاموش
اُس جمہوریت کا اصلی نام ہے استعمار

مَیں سب اَپنوں کا ہُوں اپنا، غیروں کا بھی اپنا
میری چاہت سے ٹُوٹی ہے نفرت کی دیوار

تم ایسوں کی بات نسیم سُنیں تو وہ کیا سمجھیں
جن کے سَر میں کھَول رہا ہے دانش کا پندار

نسیم سیفی

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔ (حضرت امام جماعت (الثانی))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

ایکہ در کوئے دلستاں گذری
باوفا باش ور زِ جاں گذری

اے وہ شخص! جو دلبر کے کوچے میں سے گذر رہا ہے تو باوفا رہ خواہ جان چلی جائے

صادقانی کہ طالبِ یار اند
جاں فشاناں زِ بہرِ دلدار اند

وہ راستباز جو یار کے طالب ہیں وہ تو دلدار کے لئے جان قربان کر دیتے ہیں۔

گر نیابند راہِ آں دلبر
از غمش جاں کنند زیر و زبر

اگر وہ اس محبوب تک پہنچنے کا راستہ کھلا نہیں پاتے تو اس کے غم میں اپنی جان تہ و بالا کر دیتے ہیں

از دلآرام رنگ می دارند
وز رہِ نام ننگ می دارند

وہ یار کے رنگ میں رنگین ہوتے ہیں اور شہرت سے انہیں عار آتی ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیں اس بات کی نصیحت فرماتے ہیں کہ جو شخص محبوب کے کوچے سے گذر رہا ہو اور یہاں محبوب سے مراد خدا تعالیٰ ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کرے اور اگر اس کی راہ میں اس کی جان بھی چلی جائے تو وہ وفا کے راستے سے اپنے آپ کو نہ ہٹائے اس میں کیا شک ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کے کوچے میں سے گذر رہا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے وفا کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی اپنے خالق و مالک اور اپنے محبوب سے وفا کرے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے اور اس کی ہر بات کو ایک فرض جان کر پورا کرے۔ یہی وفا کا مقام ہے حضور فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو سچائی کے پرستار ہیں اور خدا تعالیٰ کے طالب وہ چاہتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ مل جائے۔ وہ اس کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دیتے ہیں انہیں اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں ان کے کرنے سے اگر ان کی جان بھی چلی جائے تو انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے اور واقعی انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ کسی طرح خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ کھلا نہ پائیں ان کے حالات کچھ ایسے ہو جائیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے کوچے میں نہ لے جا سکیں اور اس راہ پر نہ چل سکیں جس سے خدا کا وصل ہوتا ہے تو ان کے دل اس قدر غمگین ہو جاتے ہیں کہ ان کی زندگی اجیرن نظر آتی ہے۔ وہ اپنی جان کو اس غم میں تہ و بالا کر دیتے ہیں کہ خدا سے ملنے کی خواہش تھی اور خدا مل نہیں رہا اس کے راستے پر چلنے کا ارمان تھا اور اس کے راستے کو ہم کھلا نہیں پاتے۔ یعنی اس کے راستے میں ایسے ایسے بھاری پتھر رکھ دیئے گئے ہیں جن کو عبور کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہو۔ جب وہ اپنی حالت اتنی بے بس پاتے ہیں تو ان کی جان تہ و بالا ہو جاتی ہے۔ ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ وہ چاہتے یہ ہیں کہ اپنے محبوب، اپنے یار اپنے خدا کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ اس کی صفات کو اپنی زندگی پر وارد کریں اور ان صفات کے مطابق ہوں اور فائدہ حاصل کریں کہ وہ صفات ان کی زندگی کا حصہ بن جائیں۔ ایسے لوگ ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ ان کی شہرت ہو۔ وہ دراصل کنج تنہائی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ ان کا کام خدا تعالیٰ کی راہ میں چلنا ہے اور خدا تعالیٰ کو پانا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ انہیں اس راہ سے کوئی ہٹا سکے۔ وہ اس بات کے ہرگز طالب نہیں ہوتے کہ ان کے کاموں کی تشہیر کی جائے بلکہ اپنی شہرت سے وہ شرماتے ہیں۔ وہ اس طرح کی زندگی گذارنی چاہتے ہیں کہ گویا وہ نہیں ہیں

اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے کوچہ میں سے گذرتے ہوئے مکمل طور پر باوفا رہیں۔ اور کبھی ایسا نہ ہو کہ ہماری راہ میں ایسے روڑے اٹکائے جائیں کہ ہم تجھ تک پہنچنا محال سمجھیں۔ تو ہمیں اس بات کی بھی توفیق عطا کر کہ ہم کنجِ تنہائی میں خوش رہیں اور شہرت سے شرمائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

عالمی امن

کیوٹو۔ جاپان میں حال ہی میں ۴۰۰ دانش وروں نے انٹرنیشنل تحقیقات امن ایسوسی ایشن کے زیر انتظام ہونیوالے سیمینار میں شرکت کرتے ہوئے کہا کہ بیسویں صدی تو قوموں اور ریاستوں کی تھی۔ لیکن اکیسویں صدی عوام الناس کی ہو گی۔ یہ بات انہوں نے اسلئے کہی کہ ان کے خیال میں جب تک عوام الناس کا آپس میں رشتہ اور رابطہ نہ ہو۔ اس وقت تک قیام امن کا امکان نہیں ہوتا۔ اور چونکہ مستقبل قیام امن ہی کی نوید دیتا ہے۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ عوام الناس ابھر کر آگے آئیں گے۔ اس موقعہ پر مختلف دانش وروں نے مقالے بھی پڑھے۔ اور گفتگو میں شرکت کر کے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ زیادہ تر توجہ اس بات کی طرف رہی کہ مشرقی یورپ کو جمہوریت کی طرف لانے کی ضرورت ہے تاکہ ساری دنیا جمہوریت سے بہرہ ور ہو اور ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے ایک دوسرے کی ترقی کا باعث بنے۔ خلیج کی جنگ کے بعد جن حالات میں مشرق وسطیٰ سے گذر رہا ہے اس بھی خاصا جذبے کے ساتھ ذکر کیا گیا اقوام متحدہ سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق بھی ایک سیشن منعقد کیا گیا۔ جس میں زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ اسکی تشکیل میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ پہلے علاقائی اور سیاسی جغرافیہ کی طرف توجہ دی جاتی تھی۔ اب اقتصادیات کے جغرافیہ کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ اقتصادی حالات فوج کے عوامل سے بھی اہم ہیں۔ بعض اراکین نے مذہب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ مغرب میں اسلام کے خلاف جو زہر اگلا جاتا ہے۔ اور تشدد اب بھی مسلمانوں کے خلاف روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کا مٹنا اشد ضروری ہے انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسلام میں تشدد کا کوئی نظریہ ثابت نہیں ہوتا۔ اگرچہ اسلامی تاریخ میں ظلم و تشدد کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ لیکن ان کا تعلق مسلمان حکمرانوں سے ہے جو اگرچہ مسلمان تو تھے لیکن اسلام کی روح سے ناواقف تھے۔ عام طور پر مسلمانوں کی طرف سے امن کے قیام کی ہی تحریکیں اٹھائی گئی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس کو سامنے لایا جائے اور ان کے رشتے اور رابطے مضبوط کئے جائیں۔ اس بات کی اہمیت کی طرف اکثر دانش وروں نے توجہ دلائی۔ جنوبی ایشیا کے علاقوں سے آنے والے دانش وروں نے امن کے قیام کے سلسلے میں اور اپنے علاقوں پر تشدد کو روکنے کے لئے تجاویز بھی پیش کیں۔ اور دوسرے اراکین سے اس امر کے متعلق مزید غور کرنے کے لئے بھی کہا۔ یہ بھی کہا گیا کہ انسانی حقوق کی پاسداری سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ سیمینار منعقد کئے جائیں۔ کانفرنسیں بلائی جائیں۔ اور باقاعدہ تعلیم کے ذریعے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ اس کانفرنس میں پاکستان نے بھی خاصا اہم کردار ادا کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں حالات مزید بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن طریق سے امن کی تعلیم دی جانی چاہیئے۔

ہانگ کانگ / چین / امریکہ

ہانگ کانگ کی حکومت کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے اپنے اس فیصلے پر عمل درآمد کیا جس کے ذریعے وہ چین سے تقریباً چار بلین ڈالر کا سامان منگوائے گا۔ تو ہانگ کانگ کو کئی بلین ڈالر کا نقصان ہو گا برآمدات کی وجہ سے بھی اور ان لوگوں کی وجہ سے بھی جنہیں کام سے فارغ کر دیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۶,۶۰۰ افراد کو ان کے کام سے الگ کرنا پڑے گا۔ اور برطانیہ کو بھی ہانگ کانگ کو خاصا نقصان ہو گا۔ ہانگ کانگ برطانیہ کی نو آبادی ہے اور اسکی کل پیداوار کا ۰.۷ فی صد کم ہو جانے کا امکان ہے۔ اس نمائندے نے کہا کہ اگر اس فیصلے کو پوری طرح لاگو کر دیا گیا تو ہماری تجارت پر بہت منفی اثر پڑے گا۔ اور جس سال یہ فیصلہ لاگو کیا جائے گا۔ اس سال تجارت میں ۳۵ بلین ڈالر کی کمی ہو گی اور اگر یہ فیصلہ جاری رہا تو نقصان بڑھتا چلا جائے گا۔ اور زیادہ تشویشناک حالت پیدا ہو جائے گی۔ امریکہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

برطانیہ / ریس ریلیشنز

آج سے سولہ سال پہلے ۱۹۷۶ء میں یہ دیکھتے ہوئے کہ مختلف رنگ و نسل کے لوگ برطانیہ میں یہ محسوس کرتے تھے کہ ان کے ساتھ امتیازی ناروا سلوک رکھا جاتا ہے۔ ریس ریلیشنز ایکٹ پاس کیا گیا۔ اگرچہ ایسے قوانین پوری طرح ہم آہنگی پیدا کرنے کا باعث تو نہیں بنتے۔ لیکن ایک حد تک شکایت ضرور دور ہو جاتی ہے۔ اب جو شکایت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ مذہب کی بناء پر بھی ناروا امتیاز کیا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ بدھ کے روز ہوم سیکرٹری نے برطانیہ کی حکومت کو اس ریس ریلیشنز ایکٹ کو زیادہ مضبوط بنانے کی اپیل کی ہے۔ اس ایکٹ کی نگرانی کے لئے حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا ہوا ہے اور اس کمیشن نے اب یہ محسوس کیا ہے کہ مذہب کی بناء پر بھی ناروا امتیازی سلوک کیا جاتا ہے لیکن یہاں نسلی امتیاز کے سلسلے میں حکومت سزا دینے کی مجاز ہے مذہبی ناروا امتیاز کا اس ایکٹ میں ذکر نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو اس سلسلے میں سزا نہیں دی جا سکتی۔ اب جبکہ کمیشن کے سامنے یہ بات آئی ہے کہ بعض مسلمانوں کو ملازمتوں سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تو انہوں نے ایسا ہی ایک کیس صنعتی ٹریبونل کے سامنے پیش کیا اور اپنی بات منوالی۔ یعنی ملازمت دلوا دی۔ لیکن جس فرم نے پہلے ملازمت دینے سے انکار کیا تھا اسے اس لئے سزا نہ دلوائی جا سکی کہ قانون میں مذہب کا ذکر نہیں۔ چنانچہ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ایکٹ میں مذہب کا ذکر ہونا چاہیئے۔ جہاں تک شمالی آئرلینڈ کا تعلق ہے وہ تو پہلے ہی مذہب کے دو فرقوں میں بٹا ہوا ہے۔ اور وہاں مذہبی تشدد بھی کافی زیادہ ہے۔ اسی لئے وہاں قانون کے ماتحت مذہبی ناروا امتیازی سلوک قابل سزا ہے۔ انگلستان میں ریس ریلیشنز مشن چاہتا ہے کہ یہاں بھی ویسا ہی قانون بن جائے برطانیہ میں مذاہب کے لحاظ سے اقلیتوں میں سے سب سے زیادہ مسلمانوں کی تعداد ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ان کے جذبات بھڑک اٹھیں تو زیادہ نقصان کا امکان ہے

اب جبکہ رسوائے زمانہ رشدی کی کتاب شیطانی آیات بھی مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہی ہے اور وہ اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت کو اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ تو خیال کیا جاتا ہے بلکہ امکان ہے اس بات کا کہ مذہب کے رہنماؤں کی عزت محفوظ رکھنے کے لئے قانون کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ گذشتہ دنوں ایک وزیر نے کہا تھا کہ یا تو اس قانون کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ یا پھر عیسائیت کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اور کسی بھی مذہبی رہنما کے خلاف زہر اگلنے کو قابل تعزیر سمجھا جائے۔

چین / طلباء کا احتجاج

جب سے امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تائیوان کو ایف ۱۶ فائٹر جیٹس ۱۵۰ کی تعداد میں دیئے جائیں۔ چین سخت بیانات جاری کر رہا ہے۔ چین نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو وہ امریکہ سے درآمد کی جانے والی گندم روک دے گا۔ گذشتہ دنوں کئی یونیورسٹیوں کے طلباء نے مل کر فیصلہ کیا کہ وہ امریکہ کے سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کریں گے۔ لیکن سخت بیانات کے باوجود حکومت یہ نہیں چاہتی کہ اس معاملے کو عوام الناس اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اور ناخوشگوار واقعات سامنے آنے لگیں۔ چنانچہ پولیس نے ان طلباء کو مظاہرہ کرنے سے روک دیا۔ طلباء بالکل تیار تھے کہ وہ سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کریں گے۔ اور اس کے بعد غالباً فیصلہ یہ تھا کہ وہ سفارت خانے کے اندر بھی جائیں گے۔ لیکن پولیس کے افسروں نے انہیں روکا اور ان سے اس مظاہرے کی وجہ پوچھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور حکومت کی حمایت میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے اس قسم کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں جب ایک نوجوان نے پولیس سے چیخ چلا کر بات کی تو پولیس نے اس نوجوان کو سفارت خانے کے افراد سے ایک طرف لے جا کر گارڈ بکس میں بند کر دیا۔ چین کی حفاظتی پولیس پیپلز آرمڈ پولیس کا حصہ ہے جو سفارت خانوں کی حفاظت پر مقرر ہے۔ اور جس کا فرض یہ ہے کہ وہ کسی شخص کو بلا تحقیق سفارت خانے تک پہنچنے نہ دے۔ اس موقعہ پر تین طلباء کو گرفتار کر لیا گیا لیکن جب انہوں نے پولیس کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ حکومت کی حمایت میں یہ مظاہرہ کرنا چاہتے تھے تو ۴۵ منٹ کے وقفے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ طلباء نے کہا کہ جو کچھ ہماری حکومت نے کہا ہے ہم اس سے متفق ہیں۔ اور تمام کے تمام طلباء غم و غصہ میں بھرے ہوئے ہیں۔ بش کے اس فیصلے نے ہمارے دونوں ملکوں کے آپس کے تعلقات خراب کئے ہیں۔ بعد ازاں پولیس نے ان طلباء کو اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ اپنے احتجاجی پوسٹر صحافیوں کو دکھائیں لیکن ایسا کرنے کے معاً بعد انہیں ایک قریبی پولیس سٹیشن میں لے جایا گیا۔

شیعہ گاؤں / عراق

گذشتہ بدھ کے روز امریکہ نے عراق پر الزام لگایا تھا کہ وہ شیعہ لوگوں کے گاؤں کو نذر آتش کر رہا ہے۔ عراق نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات دراصل ایران کے جھوٹے پراپیگنڈے سے لی گئی ہے۔ نو فلائی زون میں جو امریکی اور ان کے اتحادی جہاز چلانے والے ہیں وہ اب بور ہو رہے ہیں۔ عراق کے مطابق وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ انہیں بلاوجہ یہاں رکھا گیا ہے۔ ان کا یہاں کوئی مقصد نہیں۔ اور کوئی کام نہیں۔ چنانچہ ان کی بوریت دور کرنے کے لئے ایران کے مبینہ جھوٹ کو خبر بنا کر امریکہ نے پیش کیا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ عراق شیعہ مخالفوں کو ڈرانے کے لئے جو اس وقت دلدلی علاقے میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کے گاؤں کے گاؤں نذر آتش کر رہا ہے اس سے پہلے ایرانی نیوز ایجنسی ارنا نے ان لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے جو سرحدی گاؤں میں رہتے ہیں۔ کہا تھا کہ وہاں بہت زیادہ دھواں دکھائی دیا ہے۔ خاص کر ان علاقوں میں جہاں امریکی دیکھ بھال کر رہے ہیں تاکہ شیعہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ عراق نے کہا ہے کہ پہلے یہ بات ایران نے کہی اور پھر امریکہ نے اسے بطور پراپیگنڈہ کے دنیا بھر کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔ جہاں تک ان جہاز اڑانے والوں کا تعلق ہے جو اس زون میں متعین کئے گئے ہیں انہوں نے اپنی طرف سے ایسی کوئی خبر نہیں دی۔ پینٹاگان کے نمائندے پیٹر ویلیمز نے اخباری نمائندوں کو واشنگٹن میں بتایا کہ اس علاقے میں عراق کی فوج کی ۶۰ ہزار نفری ہے۔ اور ان کا اسلحہ ایران کی سرحد کے بالکل قریب ہے۔ ایسی باتیں اس لئے بھی پراپیگنڈے کے طور پر کی جا رہی ہیں کہ گذشتہ روز پتہ چلا تھا کہ عراق ایران کی سرحد پر عرب قبیلوں میں اسلحہ تقسیم کر رہا ہے۔ اس وقت بتایا گیا تھا کہ ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ایران سے بھاگ کر لوگ عراق میں داخل نہ ہوں۔ چنانچہ گذشتہ روز صدر صدام نے قبائل کے سرداروں کو میڈل بھی تقسیم کئے عراق نے بار بار یہ بات پیش کی ہے کہ ایران جنوبی عراق میں تناؤ پیدا کر رہا ہے۔ آگ کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ ہمارے ہمسائے ایران نے ہماری طرف آگ کا تحفہ بھیجا ہے۔

بڑے تو الفضل پڑھتے ہی ہیں۔ بچوں کو بھی الفضل پڑھائیں۔ بعض خاص مضامین ان سے سنیں بھی۔ اور اگر وہ کوئی غلطی کریں تو درستی کیجیے۔ (ادارہ)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

نے جو فیصلہ کیا ہے اسکے مطابق ایک لمبی فہرست تیار کی گئی ہے جو اس فیصلے سے متاثر ہو گی۔ امریکہ میں چین کی بہت زیادہ مصنوعات کھپائی جاتی ہیں۔ ہانگ کانگ جو سرمایہ داری کرتا ہے اور چین میں جو بیرونی ممالک کی کمپنیاں ہیں جو ہانگ کانگ کی بجائے چین کو مال دیتی ہیں وہ سب ہانگ کانگ کی تجارت، مصنوعات اور روزگار پر اثر انداز ہوں گی۔

ہانگ کانگ ان تمام حقائق پر مشتمل ایک رپورٹ امریکہ کی انتظامیہ کو پیش کرے گا تاکہ فیصلہ لاگو کرنے سے پہلے اس بات پر غور کر لیا جائے گا کہ کیا وہ ہانگ کانگ اور چین کو اتنا بڑا نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک بشیر احمد

ڈِش انٹینا

ڈش انٹینا کے تین حصے ہوتے ہیں۔

ڈش پیالہ نما پلیٹ سے ملتی جلتی ہے عموماً ۴ سے ۱۲ فٹ ریڈاس ہوتا ہے۔

LNB ایک چھوٹا سا آلہ جو ڈش کے سامنے کچھ فاصلہ پر لگایا جاتا ہے۔

ریسیور ایک ڈبہ نما آلہ۔

مصنوعی سیارے سے آنے والے سگنلز ڈش سے ٹکرا کر پلٹ کر ایک نقطہ پر مرکوز ہوتے ہیں۔ ڈش کے سامنے لگا ہوا آلہ LNB ان سگنلوں کو جذب کر کے RECEIVER میں بذریعہ تار بھیجتا ہے۔ وہاں سے وہ T.V میں جاتے ہیں اور مختلف پروگرام نظر آتے ہیں۔

ڈش کے لئے مزید اہم معلومات

● **سائز** مصنوعی سیارے سے آنے والے سگنلز کی طاقت وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ آئندہ ۲ یا ۳ سال کے لئے اچھی کارکردگی ذہن میں رکھتے ہوئے بڑی ڈش خریدی جائے۔ یعنی ۶ فٹ یا اس سے بڑی۔ بڑی ڈش زیادہ تعداد میں سگنلز وصول کرتی ہے۔

ڈش کا میٹیریل مارکیٹ میں ۱۔ فائبر گلاس ۲۔ ایلومینیم کی ٹھوس ۳۔ ایلومینیم کی جالی دار ڈشیں ملتی ہیں۔

کونسی زیادہ بہتر ہے؟ اس کا جواب آسان نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حالات کے مطابق خود فیصلہ کریں۔

۱۔ فائبر گلاس کی ڈش زیادہ عرصہ کام کرتی ہے۔ اس میں CORROSION بہت کم ہوتی ہے۔ نمی والے علاقوں کے لئے اچھی ہوتی ہے۔ یہ بات مدنظر رہے کہ فائبر گلاس خود سگنلز کو REFLECT نہیں کرتا REFLECTION کے لئے ایلومینیم کی باریک پرت لگائی جاتی ہے یا گریفائٹ کی COATING کی جاتی ہے۔ گریفائٹ والی فائبر گلاس کی ڈش کی BACK کالی یا گہرے رنگ کی ہوتی ہے۔ ایلومینیم کی پرت والی فائبر گلاس کی ڈش زیادہ بہتر نتیجہ دیتی ہے۔ اچھی کوالٹی کی فائبر گلاس ڈش موٹی تہہ والے سخت فائبر گلاس سے بنائی جاتی ہے۔ بعض کمپنیاں سستے قسم کے پلاسٹک کی آمیزش کر کے فائبر گلاس کے نام سے بیچتی ہیں۔ یہ پلاسٹک گرمی کے موسم میں خراب ہو جاتا ہے۔

تیز ہوا والے علاقے میں اس ڈش کو بہت مضبوطی سے لگانا چاہیئے۔ ورنہ ہوا کے دباؤ سے اپنی جگہ چھوڑ سکتی ہے۔

(۲ اور ۳) ۔ ایلومینیم کی ٹھوس اور جالی دار ڈشیں بھی ملتی ہیں۔ نتائج میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ جالی دار ڈش میں سے ہوا گزرتی رہتی ہے۔ اس لئے تیز ہوا میں اس کے گرنے کا امکان نہیں ہوتا۔

ایلومینم کی یہ ڈشیں ٹکڑے جوڑ کر بنائی جاتی ہیں۔ جوڑنے کے لئے مہارت چاہیئے۔ بے احتیاطی سے ڈش کے CURVES میں فرق پڑ سکتا ہے اور نتائج خراب ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔

جالی دار ڈش کو گرم بھٹی کے ذریعے رنگ شدہ ہونا چاہیئے تاکہ زنگ وغیرہ سے بچی رہے۔

ڈش کی کارکردگی بعض لوگ ڈش بیچتے وقت دعوے کرتے ہیں کہ ان کی ڈش سیارے سے آنے والے سگنلز کو ۱۰۰٪ REFLECT کرتی ہے۔ یہ دعوے درست نہیں۔ مارکیٹ میں موجود بہت سی ڈشوں کی REFLECTION ۷۰٪ سے کم پائی گئی۔ عملی طور پر ۱۰۰٪ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ڈش کی پیالہ نما شکل کا درست ہونا بے حد ضروری ہے۔ تاکہ سگنلز REFLECT ہونے کے بعد ایک جگہ مرکوز ہو سکیں۔ معیاری کمپنی کی ڈش خریدیں۔ ڈش کا سٹینڈ اچھی قسم کا ہونا ضروری ہے۔

ڈش کا رنگ بعض سرد ممالک میں گہرے رنگوں کی ڈشیں استعمال کی جاتی ہیں۔ تاکہ برف کے موسم میں سورج کی گرمی زیادہ جذب کر کے جمی ہوئی برف پگھلانے میں مددگار ہو۔ اس کی نقل کرتے ہوئے ہمارے ہاں بھی بعض لوگ گہرے رنگ کی ڈشیں بنا رہے ہیں۔ مثلاً کالی یا گہرے GRAY رنگ کی۔ بعض خریدار گہرے رنگ سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں گہرے رنگ کی ڈش مفید نہیں ہے۔ کیونکہ گرمی میں گہرے رنگ کی ڈش ضرورت سے زیادہ گرم ہو کر ایسی فریکوئنسی کی لہریں پیدا کرتی ہیں جو سیارے سے آنے والے سگنلز کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ اور شور پیدا ہوتا ہے۔ ہاں اگر آپ سیاچن گلیشئر کے آس پاس رہتے ہوں تو بے شک گہرے رنگ کی ڈشس لیں!!

LNB اور ریسیور کیلئے معلومات

LNB آلہ کے متعلق دکاندار سے معلومات لیں۔ عموماً ان کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ RECEIVER کے لئے خاص احتیاط کریں۔ برطانیہ۔ جرمنی اور تائیوان وغیرہ کے دستیاب ہیں۔ کوشش کریں کہ وہ ریسیور لیں جو مناسب قیمت کا ہو۔ گارنٹی ہو اور بعد از فروخت سروس مہیا ہو۔

خلاصہ اہم نکات خریدنے سے قبل مدنظر رہے کہ

۱۔ کیا آپ بڑی ڈش خرید رہے ہیں یا چھوٹی؟ کیا یہ ڈش آئندہ سالوں میں کارآمد ہو گی؟

۲۔ کیا ڈش پائیدار ہے۔ موسم کی سختی برداشت کرے گی؟

۳۔ RECEIVER کس قسم کا ہے کمپنی کی شہرت کیسی ہے کیا بعد از فروخت سروس مہیا ہے؟

۴۔ آواز کا نظام کیسا ہے؟

۵۔ کیا آپ کے سسٹم میں بعض چینلز کو LOCK کرنے کا انتظام ہے تاکہ بچوں کو ان سے دور رکھا جائے؟ کیونکہ بعض پروگرام ایسے ہوتے ہیں جو تربیت اولاد میں شدید رخنہ ڈال سکتے ہیں۔

۶۔ جس دکان سے خرید رہے ہیں وہ ایسی تو نہیں کہ اگلے ہفتے وہ دکان اپنی جگہ سے غائب ہو۔ دکاندار کی شہرت اور تجربہ کیسا ہے؟

رسید دعا کر کے خریدنے جائیں جلدی نہ کریں۔ کئی دکانوں سے پتہ کریں۔ (پہلے دوست احباب سے بھی معلوم کر لیں کہ کس کو کیا تجربہ ہوا ہے) قیمت اور کوالٹی میں توازن کر کے سودا کریں اور دکاندار جس پرزے کے متعلق جو دعویٰ کریں۔ رسید پر اس کو لکھوا لیں۔ اگر دکاندار کوئی گارنٹی دے تو رسید پر وہ بھی لکھوا لیں۔

کس نے کیا کہا — روزنامہ پاکستان کا ادارتی نوٹ

قائدِ اعظم سے وفا کے تقاضے

قائد اعظمؒ کو ہم سے جدا ہوئے ۴۴ برس ہو گئے ہیں۔ اس عرصے میں قومی منظر پر بڑی تبدیلیاں آئیں، کشمیر کے مسئلے پر بھارت سے تین جنگیں ہوئیں۔ ملک دولخت ہو گیا۔ ۲۴ سال مارشل لاء کے تحت بسر کرنا پڑے۔ جمہوریت کے باب میں تجربات کا سلسلہ جاری رہا۔ حکومتی اکھاڑ پچھاڑ سیاسی عمل کا حصہ قرار پایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی جمہوری روایت پختہ نہ ہو سکی۔ ہر کوئی من پسند تاویلیں کرنے میں مصروف رہا۔ یہ سب کچھ قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں سے انحراف کا نتیجہ تھا، ہم جب تک ان اصولوں کا احیاء نہیں کرتے، ان پر سختی سے کاربند نہیں ہوتے، محلاتی سازشوں کا دربند نہیں کرتے جاہ طلبی کو بے لگام نہیں رہنے دیتے جمہوری آداب و روایات کی پابندی کو جزوِ ایمان نہیں بناتے، اپنے اندر رواداری، بردباری، تحمل اور درگزر کے اوصاف پیدا نہیں کرتے، حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بنیادی اصولوں پر افہام و تفہیم اور تعلقاتِ کار کا اہتمام نہیں کرتے۔ سیاسی جماعتوں کے لئے ضابطہ اخلاق نہیں بناتے، مقررہ مدت کے بعد انہیں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے عوام کا معتمد ثابت ہونے کا موقع فراہم نہیں کرتے، ہم نظر اور ہم خیال جماعتوں کو باہم ادغام اور انضمام پر آمادہ اور انہیں انتخابات کی آزمائش سے گزرنے کا موقع فراہم نہیں کرتے سیاسی منظر کو آدیزش اور چپقلش سے پاک کرنا مشکل رہے گا۔ قائد اعظمؒ نے قومی زندگی کے تمام دوائر کے لئے واضح اور غیر مبہم اصول مدوّن کر دئے تھے۔ ہماری معیشت کیسی ہوگی، تجارت کی اساس کیا ہو گی، افواج کے فرائض کیا ہوں گے، بیوروکریسی کو ملک و قوم کے تعلق میں کیا خدمات انجام دینی ہیں۔ طلباء کو کس انہماک اور یکسوئی سے تحصیلِ علم کرنی ہے۔ نوجوانوں کو خاندان، معاشرے اور وطن کی تعمیر اور خدمات کے لئے کیا کچھ کرنا ہے۔ ملک کی خارجہ پالیسی کے اساسی اصول کیا ہوں گے، اقوام عالم سے تال میل کی بنیاد کیا ہو گی۔ اسلامی دنیا سے ربط و تعلق کن خطوط پر بڑھایا جائے گا۔ صنعت، سائنس، ٹیکنالوجی سے استفادے کی کیا صورت ہو گی، افلاس

باقی صٓ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی سے نزول الماء کی بیماری کا خطرہ

۲۰ فیصد کیسز کا سبب تمباکو نوشی ہے: دو مطالعاتی جائزوں کی رپورٹ

دو مطالعاتی جائزوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ایک ڈبیہ سگریٹ یومیہ سے زیادہ سگریٹ نوشی کرنے والے لوگوں میں سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلہ میں نزول الماء اور آنکھوں کی پتلی کی امراض سے دگنا متاثر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس وقت تینتیس لاکھ امریکی ان آنکھ کی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

ایک تحقیق کرنے والے نے بتایا کہ سگریٹ نوشی اور آنکھ کی بیماریوں میں تعلق اس سے پہلے کی جانے والی تحقیق میں ہی معلوم ہو چکا تھا۔ اب یہ مطالعاتی جائزے جن میں ۷۰,۰۰۰ مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا، سے یہ پتہ لگا ہے کہ نزول الماء کے تمام کیسوں میں سے ۲۰ فیصد صرف سگریٹ نوشی کی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

جان ہاپکنس ہسپتال میں واقع آنکھوں کی بیماریوں کے پیشگی تحفظ کے ڈانا سنٹر سے منسلک شیلا دیسٹ نے امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن جرنل کے ایک ایڈیٹوریل میں کہا ہے کہ سگریٹ نوشی کے آنکھ کی پتلی (LEN) کو نقصان پہنچانے کے سلسلے میں ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے لاحق ہونے والی بیماریوں کی فہرست دن بدن لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب اس لسٹ میں نزول الماء کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ اندھاپن کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس وقت امریکہ میں دس لاکھ سے زیادہ لوگ موتیا بند کا آپریشن کرواتے ہیں۔ جس پر اربوں روپے کے اخراجات کئے جاتے ہیں۔

تازہ ترین تحقیق میں ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۷ء تک ڈاکٹروں نے ۱۷,۸۲۴ مردوں اور ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک نرسوں کے ایک گروپ نے ۵۰,۸۲۸ خواتین کا جائزہ لیا۔ ڈاکٹروں کی تحقیق سے پتہ چلا کہ وہ لوگ جو روزانہ بیس یا اس سے زیادہ سگریٹ پیتے تھے سگریٹ نہ پینے والے لوگوں کے مقابلہ میں نزول الماء کا شکار ہونے کا خطرہ ان کے لئے دگنا تھا۔ جن ۱۷,۸۲۴ مردوں کا جائزہ لیا گیا ان میں سے ۱۸۸ روزانہ بیس یا اس سے زیادہ سگریٹ پیتے تھے۔ اور اس تعداد میں نزول الماء کے مریضوں کی تعداد ۵۹ پائی گئی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس گروپ میں ہر ۱۰۰ آنکھوں میں ۲,۵ آنکھیں ان بیماریوں سے متاثر پائی گئیں۔ جبکہ ۹,۰۴۵ لوگوں میں جنہوں نے کبھی تمباکو نوشی نہیں کی تھی ۲۲۸ نزول الماء کا شکار ہوئے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ان میں ہر ۱۰۰ آنکھوں میں سے ۱,۳ آنکھیں اس بیماری کا شکار ہوئیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیس سے کم تعداد میں سگریٹ پینے والوں میں اس بیماری کا خطرہ اتنا ہی تھا جتنا سگریٹ نوشی نہ کرنے والوں میں ہو سکتا ہے۔

ولیم جی کرسٹن جو مردوں سے متعلق تحقیقات کے انچارج تھے نے کہا کہ ابھی اس بات کی مزید تحقیق کی ضرورت ہے کہ پی جانے والی سگریٹوں کی تعداد اور اس بیماری کے حملے کا آپس میں تعلق معلوم کیا جائے۔ یعنی کیا جتنا جتنا زیادہ کوئی سگریٹ نوشی کرے اتنا ہی زیادہ اس بیماری کے حملہ کا خطرہ بھی بڑھتا جاتا ہے یا نہیں۔ اگرچہ بعض دوسری تحقیقاتی کوششوں سے اس کا اشارہ ملتا ہے۔

ان جائزوں سے پتہ چلا کہ ایک قسم کے نزول الماء کے لئے سگریٹ پینے والے سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلہ میں ۱,۴ فیصد زیادہ متاثر ہوئے۔ جبکہ اسی بیماری کی دوسری قسم کے لئے سگریٹ نوشی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں میں کوئی فرق نہ پایا گیا۔ یہ نتائج کرسٹن کے ماتحت کام کرنے والی دو ٹیموں نے اخذ کئے جو برگھم اور خواتین کے ہسپتال اور ماساچیوسٹس آئی اینڈ ایئر انفرمری میں کام کرتے تھے۔

کرسٹن جو کہ ہارورڈ یونیورسٹی میڈیکل سکول میں بطور انسٹرکٹر بھی کام کرتے ہیں نے کہا کہ سگریٹ نوشی اور نزول الماء کے تعلق میں کئے جانے والی اس تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تمباکو نوشی بھی نزول الماء کا باعث بن سکتی ہے۔ محققوں نے کہا ہے کہ سگریٹ نوشی آنکھ کی پتلی کو صاف رکھنے والے مادوں (NUTRIENTS) میں کمی کا باعث ہوتی ہے۔

نرسوں کے متعلق جو جائزہ مکمل کیا گیا اس میں ایسی خواتین جو ۳۵ یا ان سے زیادہ سگریٹ پیتی تھیں ان میں نہ پینے والی عورتوں کے مقابلہ میں ۶۳,۱ گنا زیادہ نزول الماء کے آپریشن کا امکان تھا۔ لیکن اس تحقیق میں ہر طبقے میں نرسوں کی تعداد کا تعین نہیں کیا گیا۔

محققین کے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ دس سال قبل سگریٹ نوشی ترک کر دینے والے افراد بھی اسی طرح اس بیماری سے متاثر ہو سکتے ہیں جس طرح کہ اس وقت سگریٹ نوشی کرنے والے لوگ۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے جو سیل تباہ ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ ان کی جگہ نئے سیل لے لیں وہ پتلی کے مرکز کی طرف جمع ہوتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹروں کے جائزے کے برخلاف نرسوں نے جو جائزہ لیا اس سے یہ پتہ چلا کہ پئے جانے والے سگریٹوں کی تعداد میں زیادتی سے نزول الماء کا خطرہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ سوسن ای ہیپکنس جائزہ لینے والی نرسوں کی ٹیم کی سربراہ تھیں وہ برگھم اور خواتین کے ہسپتال میں ایک ایپی ڈیمی لوجسٹ ہیں اور ہارورڈ میڈیکل سکول کی ریسرچ ایسوسی ایٹ ہیں۔

نیشنل آئی۔ انسٹی ٹیوٹ میں ایپی ڈیمی اولوجی کے چیف رابرٹ سپرڈیٹو نے کہا ہے کہ اس کے ادارہ نے دو جائزے لئے ہیں مگر یہ دونوں اس نئی تحقیق سے مطابقت نہیں رکھتے لیکن انہوں نے تسلیم کیا کہ تازہ ترین تحقیق نے ہر روز بڑھتے ہوئے ثبوت میں اضافہ کیا ہے کہ نزول الماء اور سگریٹ نوشی میں ایک تعلق ضرور موجود ہے۔

انہوں نے کہا کہ اب چار مختلف جائزے ایک ہی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے دو جائزوں نے سگریٹ نوشی اور اس بیماری میں ایک تعلق ظاہر کر دیا تھا۔ دراصل جوں جوں یہ ثبوت زیادہ تعداد میں مل رہے ہیں تو یہ تعلق یقینی ہوتا جاتا ہے۔

(ترانہ امریکہ سے محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ارسال کیا اور اس کا ترجمہ مکرم سید ظہور احمد صاحب رکن ادارہ الفضل نے کیا)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) فرماتے ہیں:-

"دعا کو اوّلیت ہے مگر اس کے ساتھ ہی اسباب کا اختیار کرنا لازمی ہے۔ یہاں تک کہ خدا کا کوئی برگزیدہ نبی بھی اسباب کی پیروی سے مستغنی قرار نہیں دیا گیا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

امراض اور جہالت کے خاتمے اور پاکستان کو اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت بنانے کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ غرض انہوں نے پاکستان کی تعمیر و ترقی، عظمت و رفعت اور طاقت اور توانائی کے ذرائع اور وسائل کی نشاندہی کر دی تھی اور بتا دیا تھا کہ اگر قوم نے تحریک پاکستان کی روح کو زندہ رکھا جوش اور ولولے اور جذبے اور لگن سے کام کیا، اتحاد، تنظیم اور یقین کے تقاضے پورے کئے تو کوئی مشکل اُن کے پاؤں نہیں پکڑ سکے گی۔ نئی منزلوں تک رسائی کا سفر بلا روک ٹوک جاری رکھ سکیں گے۔ آج ہمیں دل پر ہاتھ رکھ کر، پوری صفائی قلب کے ساتھ سوچنا چاہئیے کہ ہم قائداعظم کے ساتھ وفا کے تقاضے کیوں پورے نہ کر سکے، ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر کیوں عامل نہ ہو سکے وہ کون سی مصلحتیں یا مجبوریاں تھیں کہ قائداعظم کی سی راست فکری، حق گوئی راست بازی اور باطل شکنی کے اوصاف سے عاری ہو گئے۔ ہمیں پاکستان کو اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت بنانا ہے، اسے دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں لا کھڑا کرنا ہے اور اسے علاقائی اور عالمی امن کا نقیب اور محافظ بنانا ہے تو پھر قائداعظم کے فرمودات کو گوش ہوش سے سننا ہوگا اور ان پر نیک نیتی سے عمل پیرا ہونا ہوگا۔ اسی میں ہماری سرفرازی ہے، رسمیں ادا کرنے سے نہ کاج سنورتے ہیں اور نہ نصیبے جاگتے ہیں۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔

(روزنامہ پاکستان ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریک جدید

۲۳- اکتوبر ۱۹۹۲ء

حسبِ مشورہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء و منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کہ:

"وکالتِ دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کیلئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریکِ جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱- اسکی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ۲۳ اکتوبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔

۲- اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳- خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور اُن کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

۴- اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونیوالے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵- اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱- احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲- مطالبہ وقفِ اولاد و وقفِ زندگی:-

ا- والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

ب- نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج- رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں

۴- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں

۵- عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶- راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷- قومی دیانت کا قیام کریں

۸- مقاصدِ تحریکِ جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

والدین اپنے بچوں کو محنتی اور جفاکش بنائیں۔ یہ سختی اور ظلم نہیں ہے بلکہ محبت اور ہمدردی کا ایک مفید زاویہ ہے

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۶۹ میں

عائشہ بی بی بیوہ چوہدری فضل محمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۷۵ رب کرتارپور ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱)- ترکہ خاوند زرعی زمین دو ایکڑ واقع چک ۲۷۵ رب ضلع فیصل آباد مالیتی -/۱۷۰۰۰ روپے۔ (۲)- طلائی زیور ایک تولہ مالیتی -/۳۶۵۰ روپے۔ (۳) حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار بصورت ماہوار خرچہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ- عائشہ بی بی بیوہ فضل محمد چک نمبر ۲۷۵ رب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱- محمد اقبال پسر موصیہ - گواہ شد نمبر ۲- ارشاد احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۷۰ میں لبنیٰ مریم چٹھہ بنت محمد اکرم صاحب چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۶ ایکڑ واقع موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۲) مکان نمبر ۴۵- ایس سٹاف لین نمبر ۸ ڈیفنس سوسائٹی کراچی مالیتی -/۱۳۱۲۵۰ - اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ لبنیٰ مریم چٹھہ بنت محمد اکرم چٹھہ ۴۵- ایس سٹاف لین نمبر ۸ ڈیفنس سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱- چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲- اطہر احمد چٹھہ برادر موصیہ مسل نمبر ۲۸۵۷۱-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مورخہ ۱۳ ستمبر کو محلہ نصرت آباد ربوہ میں ایک کمرہ گر گیا لیکن کمرے میں موجود چار بچے معجزانہ طور پر بچ گئے۔ ان بچوں کی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان گمشدگی

مکرم رحمت اللہ صاحب ولد دیوان صاحب عمر ۸۶ سال ربوہ سے ۲۵ جولائی ۹۲ء کو دوائی لینے گرمو چک نمبر ۱۶۹ چک تحصیل و ضلع شیخوپورہ گئے تھے مگر تاحال گھر واپس نہیں آئے۔ انہوں نے سفید چادر سفید قمیض۔ پاؤں میں چمڑے کی چپل پہنی ہوئی تھی اور سر پر سفید دھاری دار رومال تھا۔ اگر کسی دوست کو ان کے بارے میں معلوم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد سلیم صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ
مکان نمبر ۴/۴۰

بقیہ: صدا سے آگے

غموں میں شریک ہونے کی کوشش کریں اپنے محلوں سے اتریں اور غریبوں کی کٹیاؤں میں جائیں۔ ان کو قریب سے دیکھیں ان کے اصلاح احوال کی کوشش کریں۔ لجنات ہیں ان میں خصوصیت سے وہ امیر بہنیں جو نیکی کا جذبہ رکھتی ہیں اور اللہ کے فضل کے ساتھ کرتی چلی جاتی ہیں۔ کبھی وہ ایک ایسی کلب بھی بنائیں کہ غریبوں کے محلوں میں جا کر آج کل کے لحاظ سے مناسب احتیاطوں کے ساتھ (یقیناً) دیکھیں۔ ان کے حالات کا جائزہ لیں۔ ان سے پوچھیں کہ آپ کا بجٹ چلتا کیسے ہے کیا کرتے ہیں بچے۔ کپڑے کیسے پہنتے ہیں۔ کیا کھاتے ہیں۔ اور پھر ان کو سمجھائیں کہ اس طرح تم اختیار کرو۔ یہ احتیاطیں کرو۔ یہ ضیاع نہ کرو۔ صرف یہی نہیں بلکہ پھر ان کی مدد کریں۔ ان کو بتائیں کہ اس معاملے میں آپ کے پاس غسل خانہ کوئی نہیں ہے۔ پردہ کوئی نہیں ہے۔ ٹائیلٹ کا انتظام اچھا نہیں ہے۔ بیماری کے وقت گھر میں ایک عذاب بن جاتا ہے یہ جو ضروری چیزیں ان میں ہم آپ کی مدد کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان چیزوں میں عملاً آپ کی ٹھوس مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کو یہ چیزیں بنا دیتے ہیں۔ یا زائد مدد دے دیتے ہیں جن سے آپ کو سہولت حاصل ہو جائے۔ یہ وہ طریق ہے جس سے آپ صرف اپنی خوشیاں نہیں بانٹیں گے بلکہ لوگوں کے دکھ بھی بانٹیں گے۔۔۔ یہ وہ راہیں ہیں جو ناکام اور نامراد نہیں رکھا کرتیں۔ یہ ضرور آپ کے محبوب کے در تک آپ کو پہنچا کر چھوڑیں گی۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۷ ستمبر کل بعد عصر جھکڑ کے بعد بارش ہوئی جس سے ٹھنڈ ہو گئی ہے۔ آج صبح سے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ بادل چھائے ہوئے ہیں۔

○ ملکی تاریخ کے بدترین سیلاب کا ریلا اب جنوبی پنجاب سے گذر رہا ہے۔ اور مظفر گڑھ اور پنجند کا علاقہ شدید دباؤ میں ہے۔ پنجند پر پانی کا اخراج ساڑھے چھ لاکھ کیوسک ہے جبکہ مظفر گڑھ میں پانی کا اخراج ساڑھے سات لاکھ کیوسک ہے اور اس میں معمولی سی کمی ہوئی ہے گذشتہ روز جب پانی مظفر گڑھ شہر میں داخل ہوا تو ملتان مظفر گڑھ سڑک کو توڑ کر پانی کا رخ بدلا یا گیا۔ راجن پور کے قریب نبگلہ عیسیٰ بند ٹوٹ گیا۔ لیکن فوج اور سول اداروں نے زبردست جدوجہد اور پھرتی کے ساتھ کچھ ہی فاصلے پر نیا بند تعمیر کر کے سیلاب کے ریلے کو روک دیا۔

○ راجن پور کے ڈپٹی کمشنر نے بتایا ہے کہ سیلاب سے ۱۹۰ گاؤں کے ۵۰ ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ۸۰ ہزار ایکڑ پر کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○ جلال پور پیر والا کو بچانے کیلئے حفاظتی بند کو مسلسل مضبوط بنایا جا رہا ہے۔

○ ملتان کے بوسن نواب پور حفاظتی بند پر پانی کی سطح تین فٹ گر گئی ہے اب ملتان شہر مکمل طور پر محفوظ ہو گیا ہے۔

○ اخبارات نے اطلاع دی ہے کہ سیلاب کا پانی تین حفاظتی پشتوں کو توڑتا ہوا مظفر گڑھ شہر میں داخل ہو گیا۔ متعدد جگہوں سے ملتان مظفر گڑھ روڈ توڑنے کے باوجود پانی کم نہیں ہوا۔ مظفر گڑھ کے دس کلومیٹر علاقے میں پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔ سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ پاک فوج کی ایک موٹر بوٹ شدید سیلابی ریلے کے آگے الٹ گئی اس پر سیلاب کے ۳۰ متاثرین سوار تھے جن کو تیراکوں نے ڈوبنے سے بچا لیا۔ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کی رہائش گاہ اور گورنمنٹ ڈگری کالج میں پانی داخل ہو گیا۔ واپڈا کالونی بھی زیر آب آ گئی۔

○ پنجند کے دائیں اور بائیں بند کو توڑنے کے بارے میں غور کیا جا رہا ہے۔ پنجند پر پانی کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔

○ گدو بیراج کو بچانے کے لئے ماہرین یہ فیصلہ کریں گے کہ پانی سندھ کی طرف چھوڑا جائے یا پنجاب کی طرف۔

○ حکومت کے کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے محترمہ بے نظیر بھٹو کو سیلاب زدہ علاقوں کے دورے کے لئے ہیلی کاپٹر فراہم کیا جا رہا ہے۔ ادھر آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے آزاد کشمیر میں بے نظیر بھٹو کے دورہ پر پابندی لگا دی ہے۔

○ وزیر اعظم نے پانچ گھنٹے تک گجرات گوجرانوالہ اور سرگودھا کا طوفانی فضائی دورہ کیا وہ متعدد جگہوں پر اترے اور سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کیا۔ انہوں نے موٹر بوٹ کے ذریعے سیلابی پانی میں بھی سفر کیا۔

○ جھنگ میں ۶ لاکھ سے زائد افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ۵ سے ۷ ہزار کچے پکے مکان اور دکانیں تباہ ہو گئیں۔ ۷ افراد ہلاک ہوئے ۷ لاکھ ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ ۱۱ لاکھ ایکڑ اراضی متاثر ہوئی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ امریکہ جنرل ضیاء کے طیارے کے حادثے میں ملوث نہیں تھا۔ حادثے کے دنوں میں امریکہ اور پاکستان کے تعلقات نہایت دوستانہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سازش کے تحت ملوث کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاک فوج کے تقدس کا احترام نہ کرنے والے الزامات لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سازش کے پس پردہ خفیہ ہاتھ ہیں۔ جنرل بیگ نے انکشاف کیا کہ خود ساختہ پیروں نے مجھے مارشل لاء لگانے کو کہا تھا۔

○ لاہور میں دن دہاڑے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اکرام اللہ غلزئی کو قتل کر دیا۔

○ امریکہ کے نائب وزیر دفاع ۲۸ ستمبر کو پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں وہ ایٹمی پروگرام کے حوالے سے پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد پر مذاکرات کریں گے۔ اور پاکستان کو خلیج کی سلامتی کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرنے کی بھی پیشکش کریں گے۔

○ فرانس کے صدر متراں کو کینسر ہو گیا ہے۔ پانچ روز قبل ان کا آپریشن ہوا تھا۔

○ چین میں فوج کو مظاہرین پر گولی چلانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ مظاہرین کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

○ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے عالم اسلام کو کہا ہے کہ وہ اسلامی بلاک کے قیام کے لئے متحد ہو جائیں۔

○ پانچ مجاہد کمانڈروں کی شہادت پر سارا مقبوضہ کشمیر سراپا احتجاج بن گیا۔ لاشیں سری نگر پہنچیں تو عورتوں سمیت ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے جنازے کے جلوس پر بھارتی فوج نے فائرنگ کر دی جس سے ۱۰ حریت پسند شہید اور ۹ فوجی مارے گئے۔

○ گدو بیراج پر پانی کی سطح پر مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اس کے دائیں پشتے کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ کشمور نواب شاہ حفاظتی بند کی بھی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے گدو بیراج پر پانی کا اخراج ۹ لاکھ ۸۰ ہزار کیوسک اور سکھر پر ۸ لاکھ ۱۳ ہزار کیوسک ہے۔

○ ہزارہ ڈویژن میں پاک فوج کے دو ہزار افسروں اور جوانوں نے دن رات کام کر کے تودے گرنے سے بند ہونے والی سڑکیں ٹریفک کے لئے بحال کر دی ہیں اور صورت حال معمول پر آ گئی ہے۔

○ واشنگٹن کے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں اسرائیل اور شام کے وفود کے درمیان مذاکرات میں اہم پیش رفت ہوئی ہے شام کے ترجمان نے بات چیت کو تعمیری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امید ہے کہ اگلے اجلاس میں کئی نکات پر سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اسرائیل نے بھی مذاکرات کو تعمیری قرار دیا ہے۔ فلسطینیوں کی نمائندہ مسز حنان اشراوی نے بھی بات چیت کو حوصلہ افزا قرار دیا۔

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے بتایا ہے کہ سیلاب کی تباہ کاریوں پر دوست ممالک کی جانب سے امداد کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ تحصیل چنیوٹ میں سیلاب سے بے گھر افراد پر بارش کی صورت میں دوبارہ قیامت ٹوٹ پڑی۔ تیز آندھی اور طوفانی بارش کے باعث کھلے آسمان تلے بیٹھے لوگ اور ان کا سامان بھیگ گیا۔ ابھی تک ان متاثرین کو خیمے فراہم نہیں کئے گئے

پتہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۶۱۶۲۴
۲۲۶۵۰۸

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ